(قسط ۱۴)

فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارۂ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد

محمد الفیصل

○ مخطوط نمبر ۱۴۱ — داخلہ نمبر ۳۷۸۰

- نام کتاب: شرح الطیبہ — فن تجوید — تقطیع [illegible]
- مصنف: احمد بن محمد بن محمد الجزری — کاتب محمد بن احمد الخفاجی
- سن تالیف: ۸۵۰ھ تقریباً — سن کتابت ۲۴ ذی قعدہ ۱۲۰۵ھ
- اوراق: ۱۹۵ — سطر فی صفحہ ۲۳
- سیاہی معمولی سیاہ متن سرخ رنگ — زبان عربی
- کاغذ قلمی دیسی ساختہ مصر۔

آغاز:- بسم اللہ الرحمن الرحیم و بہ [illegible] و صلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ قال محمد [illegible] الجزری [illegible]

علم القراءت و تجوید کے مشہور عالم شیخ شمس الدین محمد بن محمد الجزری المتوفی ۸۳۳ھ نے ۷۹۹ھ میں اپنی مشہور و معروف منظوم کتاب "طیبۃ النشر فی القراءات العشر" لکھی جو اپنے حرف ردیف کی وجہ سے الفیۃ الجزری کے نام سے مشہور ہے اور اسے منظومۃ الجزری بھی کہتے ہیں۔ یہ منظومہ فن [illegible] ات کے مہمات متون میں شمار ہوتا ہے۔ اور [illegible] قراءت اور تجوید کے مدارس میں داخل نصاب ہے۔

طیبۃ النشر کی غیر معمولی مقبولیت کی وجہ سے یہ ہمیشہ سے درس و تدریس کے لئے مستعمل ہے۔ اور اسی وجہ سے اس کی مختلف زمانوں میں متعدد شروح لکھی گئیں۔ خود مصنف کے فرزند احمد بن محمد نے بھی [illegible] اس کی شرح لکھی تھی ان کے علاوہ شیخ ابوالقاسم محمد النویری متوفی ۸۵۷ھ نے [illegible] کی ایک شرح لکھی۔ اس کی کتاب کی ایک شرح بدر الدین حسن بن جعفر الاعرج متوفی ۹۹۳ھ نے بھی [illegible]

زیر نظر مخطوط مصنف کے فرزند ابو بکر احمد بن محمد بن محمد الجزری الشافعی المقری کی شرح نثر میں ہے جو
نے اپنے والد کے قصیدہ طیبۃ النشر پر لکھی ہے۔ احمد الجزری کا سن وفات تذکرہ کی کتابوں میں نہیں
اجی خلیفہ نے کشف الظنون میں تین مقامات پر ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ تین مقامات یہ ہیں: شرح
ہ الجزریہ فی علم التجوید جس کا نام انہوں نے الحواشی المفہمہ رکھا ہے۔ دوسری جگہ طیبۃ النشر کی
ح کا ذکر کرتے ہوئے اور تیسری جگہ مقدمۃ الحدیث لابن الجزری کی شروح کا ذکر کرتے ہوئے
ہے۔

کشف الظنون کے اس بیان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شیخ احمد بن الجزری نے اپنے والد
ان تینوں کتابوں کی شرحیں لکھیں۔ ان کا سن وفات اگرچہ تلاش بسیار کے باوجود نہیں مل سکا۔
تاہم اپنے والد کی وفات ۸۲۳ھ کے بعد تک زندہ رہے۔ اس طرح ان کا وفات کا زمانہ ۸۵۰ھ یا
اس کے قریب ہوگا۔

زیر نظر مخطوط کے سرورق پر صرف اتنا لکھا ہوا ہے۔ ھذا شرح الطیبہ لعلامۃ ابن الناظم
نفعنا اللہ بہ۔ اندر خطبہ کی کوئی عبارت درج نہیں ہے۔ جس کے ذریعے ہم شارح کے نام کا تعین
کر سکیں۔ ابن الناظم کے نام سے جو نحوی مشہور ہیں وہ محمد بن محمد بن عبداللہ المتوفی ۶۸۶ھ شارح الالفیہ
فی النحو ہیں۔ جو ساتویں صدی کے اواخر کے عالم ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ ابن الناظم النحوی، محمد بن محمد الجزری
المتوفی ۸۳۳ھ کے الفیہ کی شرح نہیں کر سکتے۔ اور یہ مخطوط طیبۃ النشر کی شرح ہے۔ آخر کے تین شعر یہ ہیں

وههنا تم نظام الطيبة ‏ ‏ ‏ ‏ الفية سعدية مهذبة
بالروم من شعبان وسط سنة ‏ ‏ ‏ ‏ تسع وتسعين وسبع مائة
رواية بشرط المعتبر ‏ ‏ ‏ ‏ وقاله محمد ابن الجزري

سرورق پر جو عبارت ابن الناظم لکھی ہوئی ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ابن الناظم کی الطیبۃ
کی شرح ہے۔ اگر یہ قیاس صحیح ہو تو اسے امام شمس الدین ابن الجزری ناظم الطیبۃ کے فرزند گرامی شیخ
احمد بن محمد ابن الجزری کی شرح سمجھنا چاہیئے جیسا کہ مذکور ہوا۔

نسخہ کے آخر میں حسب ذیل عبارتیں ملتی ہیں:

قال ناسخه الفقير الحقير الراجي عفو ربه الناجي محمد بن احمد الخفاجي، قدتم

هذا الکتاب بعون الملک الوھاب لیلة الاحد لاربعة وعشرین خلون من شہر القعدة الذی ھو من شہور سنہ ۱۳۰۵ الف وثلثمائة وخمسة من ھجرة نبینا صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً ۔ آمین ۔

نیز لکھا ہے :

قد بلغ ھذا الکتاب مقابلة بحسب الامکان علی ید الفقیر حسن الجبرتی وغیرہ من الاخوان اصلح اللہ لی ولہ الحال والشان وذلک بملاحظة ملاذنا واستاذنا حائز الکمالات بمجھا والآخذ من الجوزاء بنطاقھا من الیہ فی کل مھم اوی ۔ العلامة الشیخ محمد بیومی المیناوی بلغہ اللہ ما ارادہ ورزقہ الحسنی وزیادة ووسع اللہ لنا فی حیاتہ لنستقی من قراءتہ ۔ آمین ۔

وصلی اللہ علی النبی الکریم سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین قالہ راجی العفو والمنن حسن الجبرتی عفا اللہ عنہ فی ۲۷ ر القعدة ۱۳۰۵ ھ

اس کتاب کے طبع ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ہے ۔ زیرِ نظر نسخہ عمدہ خط میں لکھا ہوا ہے ، اور چونکہ منظومت الجزری کے مصنف کے بیٹے کی لکھی ہوئی شرح ہے ، جو قریب ترین زمانہ کی اور نہایت قابلِ استناد ہے ۔ اس لئے اس کی اشاعت نہایت مفید ثابت ہوگی ۔

(مسلسل)

○ ○ ○